

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال و جواب

## حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی

(حسین خمایہ کے لئے)

(ترجمہ)

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ،

ہمارے امیر اور ہمارے محبوب! اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ کی حفاظت کرے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب اور اپنے اولیاء کی حفاظت کی۔

الدوسیہ صفحہ 58 پیرا گراف نمبر 1 میں مذکور ہے: جڑوں سے مٹی ہٹانا، حدیث ("حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔۔۔۔ اور جو مشکوک امور میں پڑ جائے وہ اس پر وہاں کی طرح ہے۔۔۔۔) ایسا لگتا ہے کہ اس میں "حرام چیزوں میں پڑنا" بیان کرنے سے رہ گیا ہے۔ براہ کرم میں اس کی تسلی کرنا چاہتا ہوں، جواب دے کر ممنون فرمائیے۔ اللہ آپ کا حامی ہو۔ میری طرف سے آپ کے لیے انتہائی محبت اور احترام۔

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اللہ آپ کو ان خوبصورت دعاؤں، مخلصانہ گفتگو اور میٹھے الفاظ کی برکت عطا فرمائے، اللہ آپ کو تمام شرلوں سے اور ہر برائی سے محفوظ رکھے۔

حدیث مبارکہ (حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے...) کے بارے میں، جو ہم نے اس کتابچے میں ذکر کیا ہے، بخاری کی حدیث ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول: «الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» رواه البخاري

(میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص مشتبہ باتوں سے بچتا ہے۔ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت و ناموس کو پاک صاف کیا اور جو شخص مشتبہ امور میں پڑ جاتا ہے، اس کی مثال اس چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ کے آس پاس اپنے مویشی چراتا ہے، (ایسی صورت میں یہ عین) ممکن ہوتا ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی زمین میں اس کی زمین پر اس کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور اگر وہ درست نہ ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار رہو! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔“ (بخاری)۔

جہاں تک لفظ "وہ حرام چیزوں میں پڑ گیا" کے چھوٹ جانے کے بارے میں آپ کے مشاہدے کا تعلق ہے، یہ بخاری کی روایت میں نہیں ہے، بلکہ مسلم کی روایت میں اس کا ذکر اس طرح آیا ہے:

((حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «وَأَهْوَى النُّعْمَانُ بِاصْبَعِيهِ إِلَى أَدْنِيهِ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَزْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَزْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ

مَلِكٍ حِمَىٰ أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) صحیح مسلم (290/8) ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر الحمدانی نے، انہوں نے اپنے والد نے، انہوں نے زکریا سے انہوں نے الشیبی سے روایت کیا، الشیبی نے نعمان بن بشیر سے روایت بیان کی، وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (اس دوران نعمان نے اپنی انگلیاں کانوں تک اٹھائیں) ”حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں۔ پس جو شخص مشتبہ باتوں سے بچتا ہے۔ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت و ناموس کو پاک صاف کیا اور جو شخص مشتبہ امور میں پڑ جاتا ہے، وہ حرام میں پڑ جائے گا۔ جیسے ایک چرواہا جو چراگاہ کے آس پاس اپنے مویشی چراتا ہے، (ایسی صورت میں یہ عین) ممکن ہوتا ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی اپنی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی زمین پر اس کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار رہو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور اگر وہ درست نہ ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار رہو! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔“ (صحیح مسلم 290/8)

آپ نے دیکھا کہ بخاری نے اس کو نہیں ذکر کیا، جبکہ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

فتح الباری شرح بخاری میں بخاری کی روایت کے بارے میں مذکور ہے کہ:

50 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الثُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ

«سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرِضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَعَ يَزْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمَى أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» أخرجه البخاري (فتح الباري لابن حجر 1/ 82)) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، اور

ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شخص مشتبہ باتوں سے بچتا ہے۔ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت و ناموس کو پاک صاف کیا اور جو شخص مشتبہ امور میں پڑ جاتا ہے، اس کی مثال اس چرواہے کی طرح ہے جو چراگاہ کے آس پاس اپنے مویشی چراتا ہے، (ایسی صورت میں یہ عین) ممکن ہوتا ہے کہ وہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ خبردار! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے، خبردار! اللہ کی زمین میں اس کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو سارا جسم ٹھیک ہوتا ہے اور اگر وہ درست نہ ہو تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، خبردار رہو! وہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے“ (بخاری)

یہ جو کہا ہے: (كَرَاعٍ يَزَعِي)

"بخاری کے تمام نسخوں میں یہ الفاظ اسی طرح مذکور ہیں۔ یعنی شرط کا جواب حذف کیا گیا ہے، لیکن ایسا تب کہا جائے گا جب لفظ (مَنْ) کو شرطیہ سمجھا جائے۔ جبکہ الدارمی کی روایت میں یہ محذوف ذکر بھی کیا گیا ہے، جو انہوں نے امام بخاری کے استاذ ابو نعیم سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اس کی روایت میں ہے کہ "جو کوئی مشتبہ امور میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ جائے گا"، جیسے ایک چرواہا جو بکریاں چراتا ہے ".... اور یہ بھی ممکن ہے کہ بخاری کی روایت میں لفظ (مَنْ) موصول ہو، اس صورت میں اس میں حذف کی کوئی بات نہیں۔ اس صورت میں مطلب کچھ اس طرح بنتا ہے کہ (والذی يقع في الشبهات مثل راع يزعى) یعنی جو مشتبہ امور میں پڑ جاتا ہے وہ چرواہے کی طرح ہے۔۔۔ پہلی روایت یعنی الدارمی والی زیادہ مناسب ہے کیونکہ ذکر یا جس سے امام بخاری نے روایت کی ہے، انہی سے مسلم وغیرہ نے بھی روایت کی ہے، جس میں محذوف الفاظ مذکور ہیں۔ بنا بریں حدیث میں (کرَاعٍ يَزَعِي) کے الفاظ جو بخاری کی روایت میں ہے، یہ نیا جملہ ہے جس کے ذریعے ایک تمثیل بیان کی گئی ہے تاکہ محسوس کے ذریعے غیر محسوس کو سمجھایا جائے"۔

فائدہ:.... ابن عون نے حدیث کے آخر میں کہا: میں نہیں جانتا کہ یہ ضرب المثل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا حصہ ہے یا شعبی کے قول سے۔..... شاید بخاری کا "وقع في الحرام" (حرام میں پڑ گیا) کو حذف کرنے میں یہی راز چھپا ہوا ہے تاکہ محاورہ سے پہلے کے الفاظ کا بعد کے الفاظ کے ساتھ اتصال ہو جائے۔ اور یہ اس

لیے کہ وہ ادراج (راوی کا اضافہ) کے دعوے سے بچ جائے۔ جو چیز ادراج کی عدم موجودگی کو تقویت دیتی ہے وہ ابن حبان کی سابقہ روایت ہے، نیز ابن عباس اور عمار بن یاسر کی روایت میں بھی اس ضرب المثل کے مرفوع ہونے کی تصدیق ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ وضاحت کافی ہے، واللہ اعلم۔

آپ کا بھائی

عطاء بن خلیل ابوالرشتہ،

امیر حزب التحریر

09 رمضان المبارک 1445ھ

بمطابق 19 مارچ، 2024ء